آفتاب صبح

شورش میخانہ انساں سے بالاتر ہے تو

زینت بزم فلک ہو جس سے وہ ساغر ہے تو

ہو در گوش عروس صبح وہ گوہر ہے تو

جس پہ سیمائے افق نازاں ہو وہ زیور ہے تو

صفحہ ایام سے داغ مداد شب مٹا

آسماں سے نقش باطل کي طرح کوکب مٹا

حسن تیرا جب ہوا بام فلک سے جلوہ گر

آنکھ سے اڑتا ہے یک دم خواب کي مے کا اثر

نور سے معمور ہو جاتا ہے دامان نظر

کھولتي ہے چشم ظاہر کو ضیا تیري مگر

ڈھونڈتي ہیں جس کو آنکھیں وہ تماشا چاہیے

چشم باطن جس سے کھل جائے وہ جلوا چاہیے

شوق آزادي کے دنیا میں نہ نکلے حوصلے

زندگي بھر قید زنجیر تعلق میں رہے

زیر و بالا ایک ہیں تیري نگاہوں کے لیے

آرزو ہے کچھ اسي چشم تماشا کي مجھے

آنکھ میري اور کے غم میں سرشک آباد ہو

امتیاز ملت و آئیں سے دل آزاد ہو

بستہ رنگ خصوصیت نہ ہو میري زباں

نوع انساں قوم ہو میري ، وطن میرا جہاں

دیدہ باطن پہ راز نظم قدرت ہو عیاں

ہو شناسائے فلک شمع تخیل کا دھواں

عقدہ اضداد کي کاوش نہ تڑپائے مجھے

حسن عشق انگیز ہر شے میں نظر آئے مجھے

صدمہ آ جائے ہوا سے گل کي پتي کو اگر

اشک بن کر میري آنکھوں سے ٹپک جائے اثر

دل میں ہو سوز محبت کا وہ چھوٹا سا شرر

نور سے جس کے ملے راز حقیقت کي خبر

شاہد قدرت کا آئینہ ہو ، دل میرا نہ ہو

سر میں جز ہمدردي انساں کوئي سودا نہ ہو

تو اگر زحمت کش ہنگامہ عالم نہیں

یہ فضیلت کا نشاں اے نیر اعظم نہیں

اپنے حسن عالم آرا سے جو تو محرم نہیں

ہمسر یک ذرہ خاک در آدم نہیں

نور مسجود ملک گرم تماشا ہي رہا

اور تو منت پذیر صبح فردا ہي رہا

آرزو نور حقیقت کي ہمارے دل میں ہے

ليلي ذوق طلب كا گھر اسي محمل ميں ہے

کس قدر لذت کشود عقده مشکل ميں ہے

لطف صد حاصل ہماري سعي بے حاصل ميں ہے

درد استفہام سے واقف ترا پہلو نہيں

جستجوئے راز قدرت کا شناسا تو نہيں